بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ ۱۳۳۱

# کسی ملک و معاشرہ کے لیے

# سب سے خطرناک بات

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی

حضرت مولانا مدظلہ العالی کا یہ خطبہ لکھنؤ ۲، دسمبر کو گنگا پرشاد میموریل ہال میں ہندو مسلم ادیبوں، شاعروں اور دانشوروں کے نمائندہ جلسے میں جو رائٹرس کانفرنس کے زیر اہتمام ہوا تھا پیش کیا گیا ہے۔

ادباء، فضلاء، اہلِ قلم اور اہلِ فکر حضرات و احباب!
میں آپ سب کی تشریف آوری اور تکلیف فرمائی کا یوپی اردو اکادمی کے ارکان اور ذمہ داروں، اور خود اپنی حقیر ذات کی جانب سے خلوصِ دل

www.abulhasanalinadwi.org

سے خیر مقدم کرتا ہوں ۔ دُور دُور سے ہمارے ملک میں سیاسی کانفرنسوں یا پارٹیوں کے اجلاس، علمی سیمیناروں اور ادبی نشستوں کی کمی نہیں۔ شاید کوئی دن خالی جاتا ہو کہ کوئی ایسی نشست نہ ہوتی ہو۔ پریس کانفرنس کی بھی کمی نہیں ۔ مگر وہ خاص اغراض کے تحت کی جاتی ہیں اور ان میں بے تکلف تبادلہ خیال کی نوبت کم آتی ہے ۔

ضرورت ہے کہ رسوم و تکلفات سے آزاد ہو کر جس طرح ایک خاندان یا ایک محلے کے لوگ کسی جگہ اکٹھے ہو کر بے تکلف بات چیت کرتے ہیں دوستانہ و عزیزانہ گلہ و شکایت ہوتی ہے غلط فہمیاں رفع کی جاتی ہیں۔ اپنے خاندان یا محلے کے فلاح و بہبود کے لیئے مشورے ہوتے ہیں، بچھڑے ایک دوسرے سے گلے ملتے ہیں، اسیطرح ہم بھی کبھی کبھی کسی مرکزی مقام پر جمع ہو کر دوستانہ و بے تکلفانہ گفتگو و تبادلہ خیال کریں۔ اسی خیال کے تحت آپ حضرات کو آج تکلیف دی گئی ہے ۔

حضرات ! انسان کے لیئے بیماری یا غلطی کوئی غیر فطری چیز نہیں ہے۔ صحت کا اعتدال سے ہٹ جانا، اور بیماری کا شکار ہو جانا ، اسی طرح غلط فہمی کا شکار ہونا یا کسی غلطی کا ارتکاب کرنا انسانی فطرت کے خلاف نہیں ہے بلکہ یہ ایک طرح سے زندگی کی علامت ہے۔ پتھر غلطی نہیں کر سکتا۔ درخت غلطی نہیں کر سکتا انسان ہی غلطی کرتا

www.abulhasanalinadwi.org

ہے۔ اس لیئے غلطی زیادہ پریشانی کی بات نہیں اور اس پر مایوس ہونیکی ضرورت نہیں۔

انسانوں کی ایک بڑی جماعت کا کسی غلط راستہ پر پڑ جانا، اپنی سفلی خواہشات اور پست درجہ کے مقاصد کی تکمیل کے پیچھے دیوانا ہوجانا تاریخ انسانی کے لیئے بھی اور تقدیر انسانی کے لیئے بھی شدید تشویش کی بات نہیں ہے۔

تشویش کی بات یہ ہے کہ بگڑے ہوئے حالات سے پنجہ آزمائی کرنے، فساد و انتشار پیدا کرنے والی طاقتوں سے آنکھ ملانے والے اپنی سہولتوں، عزتوں (اور بعض اوقات حکومت و اقتدار) کو خطرہ میں ڈال کر میدان میں اترنے والے نایاب ہوجائیں۔ اصل تشویش کی بات یہ ہے۔

انسان بارہا ایسی بدنیت، فساد انگیز، اور انتشار پسند طاقتوں قیادتوں، سازشوں کے شکار ہو گئے ہیں اور ایسا نظر آنے لگا ہے کہ انسانیت سکرات کے عالم میں ہے وہ جلد دم توڑ دیگی۔

لیکن تاریخ یہ بتلاتی ہے کہ ایسے ہر موقعہ پر کچھ ایسے افراد میدان میں آ گئے جنھوں نے زمانہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر حالات کا مقابلہ کیا۔ ان غلط رہنمائیوں اور قیادتوں کے مدمقابل بن کر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے جان کی بازی لگا دی، انسانی تہذیب کا تسلسل جو

www.abulhasanalinadwi.org

ابھی تک قائم ہے محض نسلی تسلسل نہیں بلکہ انسانی خصوصیات کا تسلسل جو ہر دور میں رہا ہے انسانی احساسات و جذبات، اعلیٰ مقاصد، اخلاق تعلیمات اور ان کی بقاء و ترقی کے لیئے ہمت و جرأت اور قربانی کا جذبہ جو اس وقت تک چلا آرہا ہے یہ درحقیقت انھیں لوگوں کا رہین منت ہے جو بگڑے ہوئے حالات میں میدان میں آگئے اور انھوں نے زمانہ کے چیلنج کو قبول کیا۔ اور ان بگڑے ہوئے حالات سے پنجہ آزمائی کی۔ اور بعض اوقات زمانے کی کلائی موڑ دی انھیں لوگوں کی بدولت انسانیت زندہ ہے۔

ہر زمانہ کے شاعر ہر زمانہ کے ادیب اور ہر زمانہ کے اہل دل، زمانے کے بگاڑ کی باتیں کرتے چلے آتے ہیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے بعد بھی انسانی خوبیوں کا سرمایہ، انسانی احساسات و جذبات کی کارفرمائی اور نیک انسان موجود رہے۔ یہ اصل میں انھیں لوگوں کی جدوجہد کا نتیجہ ہے جو اُس وقت اپنے مفادات سے آنکھیں بند کرکے میدان میں آگئے انھوں نے اپنے لیئے بھی، اپنے خاندان کے لیئے بھی اور اپنی آئندہ نسلوں کے لیئے بھی خطرہ مول لیا، زمانہ کا رُخ موڑ دیا اور انسانیت کی کھیتی اُنکی کوششوں اور قربانی کے پانی سے ہری ہوگئی۔

(انسانیت کی بقاء کی حقیقی ضمانت وہ جری، دلیر، جاں باز، اور دردمند انسان ہیں جو زخمی دل، اشکبار آنکھیں اور سُلگتے اور جلتے ہوئے

www.abulhasanalinadwi.org

دل و دماغ رکھتے ہیں، جو ناسازگار حالات کا سامنا کریں، چوٹ کو برداشت کریں اور تاریخ کے دھارے کو بدلنے کے لیئے جان کی بازی لگا دیں۔

جب کبھی اس جنس کی کمی تظر آتی ہے تو پورا سماج، پورا معاشرہ خطرہ میں پڑجاتا ہے خواہ دیکھنے میں آپ کو فربہی (موٹاپا) نظر آئے۔ جیسے ایک فربہ جسم کے اندر بیسیوں قسم کی بیماریاں پرورش پاتی ہیں لیکن اس کی فربہی سب پر پردہ ڈالے رہتی ہے دیکھنے والوں کو دھوکہ ہوتا ہے اور سمجھتے ہیں کہ یہ انسان بہت تندرست ہے لیکن حقیقت میں وہ بیماریوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔

(کسی سماج کے لیئے سب سے بڑا خطرہ (خواہ وہ دنیا کا قدیم سماج ہو) یہ ہے کہ اس کے اندر ظلم کا مزاج پیدا ہو جائے پھر اس سے زیادہ خطرناک بات یہ ہے کہ اس ظلم کو ناپسند کرنے والے اس معاشرے میں انگلیوں پر بھی گنے نہ جا سکتے ہوں۔ دُور بین تو دُور بین خورد بین پر بھی ان کو نہ دیکھا جا سکتا ہو۔ پورے سماج میں چند درجن آدمی بھی ایسے نہ ہوں جو اس ظلم کو اس سفاکی کو اس قساوت اور سنگدلی کو، کمزوروں پر دست درازی کو ناپسند کرتے ہوں اور اپنی ناپسندیدگی کا اعلان کرتے ہوں گھر بیٹھ کر ناپسند کرنے والے تو مل جائیں گے جو چار چھ آدمیوں کی موجودگی میں کہدیں کہ یہ ٹھیک نہیں ہو رہا ہے بڑے خطرہ کی علامت ہے۔ لیکن اپنی ناپسندیدگی

www.abulhasanalinadwi.org

کا اعلان کریں اور اس کو لے کر میدان میں آجائیں ۔)

ایسے افراد کی جب کسی سماج کسی معاشرہ میں کمی ہوتی ہے تو اس سماج ، اس معاشرہ میں اور اس سوسائٹی کو کوئی طاقت نہیں بچاسکتی ۔ جب کسی معاشرہ میں ظلم پھیلنے لگا ہو ، اور پسندیدہ نگاہوں سے دیکھا جانے لگا ہو ، جب ظلم کے لیئے یہ معیار بن گیا ہو کہ ظالم کون ہے ؟ ظالم کی قومیت کیا ہے ؟ ظالم کا فرقہ کیا ہے ؟ ظالم کی زبان کیا ہے ؟ ظالم کس برادری سے تعلق رکھتا ہے ؟

تو انسانیت کے لیئے ایک عظیم خطرہ پیدا ہوجاتا ہے ۔

جب انسانیت کو اس طرح خانوں میں بانٹا جانے لگے اور ظالم کی بھی قومیت دیکھی جانے لگی جب اس کا مذہب پوچھا جانے لگے جب آدمی اخبار میں کسی فساد یا ظلم و زیادتی کی خبر دیکھے تو پہلے اس کی نگاہیں یہ تلاش کریں کہ کس فرقہ کیطرف سے یہ بات شروع ہوئی ۔ اس میں نقصان کس کو پہنچا ؟

جب ظلم کو ناپنے اور ظالم ہونے کا فیصلہ کرنے کا یہ پیمانہ بن جاتا ہے کہ وہ کس قوم ، فرقہ ، طبقہ و برادری سے تعلق رکھتا ہے تو اس وقت معاشرے کو کوئی طاقت ، کوئی ذہانت ، کوئی سرمایہ اور بڑے بڑے منصوبے بچا نہیں سکتے ۔)

میں مذہب ، انسانی تاریخ اور فلسفہ اور اخلاق کا ایک طالب علم

www.abulhasanalinadwi.org

ہونے کے ناتے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں (اور مجھے اندیشہ ہے کہ شاید دوسرا شخص جس پر سیاسی طرزِ فکر غالب ہے نہ کہے گا) کہ اس ملک کے لیے سب سے بڑا خطرہ اور آپ کی پہلی توجہ کا مستحق ظلم و تشدد کا رجحان انسانی جان و مال اور عزت و آبرو کی بے قیمتی ہے (خواہ اس کا تعلق کسی فرقہ سے ہو)

جس کا ظہور فرقہ وارانہ فسادات، طبقاتی اونچ نیچ کی بنا پر پورے پورے خاندانوں اور محلّوں کی صفائی، تھوڑے سے مالی فائدے کے لیے انسان کی جان لے لینا، سفاکانہ جرائم، اور مظالم کی کثرت اور سب کے آخر میں (لیکن سب سے زیادہ شرمناک حقیقت) مطلوب و متوقع جہیز نہ لانے پر نئی بیاہی دلہنوں کو جلا دینا یا زہر دے کر مار دینا اور ان سے پیچھا چھڑانا ہے۔

جو لوگ مذہب پر یقین رکھتے ہیں ان کے لیے تو یہ سمجھنا بہت آسان ہے کہ اس کائنات کا پیدا کرنے والا اور چلانے والا جو ماں سے زیادہ محبت کرنے والا اور مہربان ہے اس عمل سے خوش نہیں ہو سکتا۔ اور اس کو زیادہ دن برداشت نہیں کرے گا اور اس کے نتیجے میں ہزاروں کوششوں اور قابلیتوں کے باوجود کوئی ملک پنپ نہیں سکتا اور وہ معاشرہ زیادہ دن باقی نہیں رہ سکتا۔

(خدا کے وجود کے بعد جس حقیقت پر تمام مذاہب، فرقوں اور

www.abulhasanalinadwi.org

مکاتبِ خیال کا اتفاق ہے وہ یہ ہے کہ ظلم خواہ کسی سے سرزد ہو بڑا گناہ (مہاپاپ) اور ملکوں اور قوموں کے حق میں سمِ قاتل ہے اور اسکا نتیجہ دیر یا سویر نکل کر رہتا ہے اور اس کی موجودگی میں کوئی ملک یا قوم، (خواہ اس کے پاس کیسے ہی قدرتی وسائل، جنگی طاقت، عددی کثرت، شاندار تاریخ اور علم و ادب اور فلسفہ کے خزانے ہوں) پھل پھول نہیں سکتی۔

لیکن جو لوگ مذہب پر اعتقاد نہیں رکھتے وہ اس تاریخی حقیقت سے واقف ہیں کہ اس سے کم درجہ کا ظلم اور سفاکی کی وجہ سے بڑی بڑی شہنشاہیاں اور وہ تہذیبیں جنکا کسی زمانہ میں ڈنکا بجتا تھا اور آج بھی تاریخ و ادب کے صفحات پر ان کے روشن نقوش ہیں زوال کا شکار ہو گئیں اور داستانِ پارینہ بن کر رہ گئیں۔

اس صورت حال کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے سیاسی مسائل اور انتخابی مہم سے زیادہ اس کے خلاف طوفانی مہم چلانے کی ضرورت ہے۔ سخت قوانین، عبرتناک سزاؤں، ابلاغِ عامہ کے ذرائع سے کام لینے اور انتظامیہ کو سخت سے سخت قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ ورنہ نہ رہے بانس نہ بجے گی بانسری۔

فرقہ پرستی جارحیت اور تشدد کا کھلا رجحان ملک کو زمین دوز اور دھماکہ خیز سرنگوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا ہے جو بالآخر ملک کو لے ڈوبے گا

www.abulhasanalinadwi.org

گاندھی جی اس حقیقت کو خوب سمجھتے تھے کہ فرقہ وارانہ منافرت تشدد اور جارحیت پہلے ملک کی آبادی کے دو اہم عنصروں (ہندو مسلم فرقوں) کے درمیان اپنا کام کرے گی پھر یہی ذیلی مذہبی اختلافات، طبقات، اور برادریوں کی صف آرائی اور نسلی، لسانی، صوبائی و علاقائی تعصبات کی شکل میں ظاہر ہوگی۔

اور جب یہ کام بھی ختم ہو جائے گا تو وہ آگ کی طرح (جب اُس کو جلانے کیلئے ایندھن نہ ملے تو اپنے کو کھانے لگتی ہے) ملک کو اور امن پسند شہریوں کو اپنا لقمہ بنا لے گی اور یہ ملک تباہ ہو کر رہ جائے گا۔

حضرات! انسانیت کے حال اور مستقبل اور سارے تمدنی، معاشی، سیاسی حتیٰ کہ اخلاقی اور مذہبی مسائل کا انحصار اور تمام فلسفوں وافکار و نظریات کا دار و مدار تمام تر اس پر ہے کہ انسان موجود اور محفوظ ہے اس کو اپنی زندگی کیطرف سے اطمینان، انسانی زندگی کی قدر و قیمت کا احساس اور اس کے تقدس پر غیر متزلزل عقیدہ ہے۔

اس عقیدے نے، کہ انسان ہی اس دنیا کی پیدائش کا مقصود اور اس کائنات کا سب سے بیش قیمت وجود ہے اور اس کے اندر بہتر سے بہتر بننے کی صلاحیت موجود ہے، دنیا کے ذہین ترین، شریف ترین اور لائق ترین انسانوں کو انسانوں پر محنت صرف کرنے پر آمادہ کیا اور انھوں نے

www.abulhasanalinadwi.org

ان کی ذہنی صلاحیتوں اور ان کے ذہن و دماغ کے سوتوں کو چھیڑا۔ اور وہ تمام اصلاحی، تعمیری، تخلیقی، علمی، ادبی، تمدنی اور روحانی شاہکار وجود میں آئے جن پر قدیم و جدید دنیا کو فخر ہے۔

(تاریخ کے قدیم ترین دور سے لے کر ہمارے زمانہ تک جس چیز نے انسانیت کی شمع مسلسل طور پر روشن رکھی وہ خدا کی یہ نعمت ہے کہ اچھے انسان، انسان سے مایوس نہیں ہوتے انھوں نے اس کو ناقابلِ علاج مریض اور ناقابلِ اصلاح حیوان نہیں سمجھا وہ کبھی اس کے وجود سے ایسے متنفر نہیں ہوئے کہ اس کی صورت دیکھنے تک کے روادار نہ ہوں۔ انھوں نے کبھی اس کے زندہ رہنے کے استحقاق کا انکار نہیں کیا۔

انسانیت کا چراغ بے تیل بتی کے جل سکتا ہے وہ ہوا کے تیز جھونکوں اور طوفانوں کے تھپیڑوں میں روشن رہ سکتا ہے۔ اور انسانیت کی تاریخ بتاتی ہے کہ ہمت والوں اور انسانیت کا درد رکھنے والوں نے برسوں بے تیل بتی کے انسانیت کا چراغ روشن رکھا انھوں نے پیٹ پر پتھر باندھ کر اور مسلسل فاقہ کر کے جنگلوں اور بیابانوں، کڑاکے کے جاڑوں کی راتوں اور تپتی ہوئی دوپہریوں میں انسانیت کی خدمت کی۔ ان میں سے کوئی چیز انکی ہمت توڑنے اور انکو انکے مقدس کام سے روکنے کے لئے کافی نہ تھی۔ انکی نہ ختم ہونے والی قوت کا مقابلہ کا راز اور ان کی حیرت انگیز

www.abulhasanalinadwi.org

قوتِ عمل کی بنیاد یہ تھی کہ وہ انسان کو دستِ قدرت کا شاہکار (MASTER PIECE) سمجھتے تھے۔

ان کو انسان کی فطرتِ سلیم پر یقین و اعتماد تھا۔ ان کو یقین تھا کہ انسان کے لیئے بُرائی عارضی اور بھلائی اصلی اور فطری ہے۔ ان کو یقین تھا کہ وہ انسان پر جو محنت کریں گے وہ کبھی نہ کبھی رنگ لائے گی۔ ان کے عقیدہ میں اس باغ کی ہر کلی کو کھلنا اور حسین بننا چاہیئے۔

عالمِ انسانی میں کوئی چیز اس سے زیادہ خطرناک اور تشویش انگیز نہیں کہ انسان انسان سے ناامید ہو جائے۔ اور اس سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ وہ اس نفرت اور یاس کے جنون میں بے زبان عورتوں اور معصوم بچوں پر دست درازی کرے اور غنچوں کو کھلنے اور مسکرانے سے پہلے ہی مسل کر رکھ دے۔

تعلیم و تربیت ہو یا اصلاح و ترقی، معاشی خوشحالی ہو یا سیاسی استحکام، یہ نشیمن جس شاخ پر قائم ہے اور ہمیشہ جس شاخ پر قائم رہے گا وہ انسانی زندگی کے تحفظ اور امن و امان کی فضا ہے اس لیئے نشیمن کو سجانے اور بنانے کے منصوبوں اور اس کی ترتیب و تنظیم کی بحثوں سے پہلے اس شاخ کی حفاظت کی ضرورت ہے۔

آخر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سیکڑوں اور ہزاروں برس کی سوئی ہوئی بلکہ مری ہوئی تاریخ کو دوبارہ جگانا اور زندہ کرنا، جو تبدیلیاں

www.abulhasanalinadwi.org

صدیوں پہلے (اچھی یا بری) ہوئیں اور ان کو اس ملک کے فراخدل اور غیرت مند شہریوں نے صدیوں گوارہ کیا، ان کے سفر کو پہلے قدم سے شروع کرنا اور اس کی تلافی کی کوشش اس ملک کو ان نئے مسائل و مشکلات سے دوچار کرے گی جن کا مقابلہ کرنے کی اس ملک کو نہ فرصت ہے نہ ضرورت۔

اور اس طرح حکومت، انتظامیہ، اور دانشور طبقہ کی توانائی (ENERGY) بے محل صرف ہوگی یہ محض اصول پسندی کا تقاضا نہیں ہے دور بیں، حقیقت پسند اور گہری سیاست کا بھی تقاضا ہے۔

حضرات! کوئی کام شدید جد و جہد خطرات اور قربانیوں کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ قوم کی صحیح تعمیر اور انسانیت کا احترام اور باہمی اعتماد و محبت پیدا کرنے کے لیئے ہم کو ایک مجنونانہ اور سرفروشانہ جد و جہد کی ضرورت ہے۔

ہندوستان تاریخ کے ایک نازک موڑ اور فیصلہ کن دوراہے پر کھڑا ہے ایک راستہ ہمیشہ کی تباہی نہ مٹنے والے انتشار اور نہ ختم ہونے والے زوال کی طرف لے جاتا ہے۔ ایک راستہ ہمیشہ کے امن و امان اتحاد و یکجہتی کی طرف لے جاتا ہے۔

ہر ایسے موڑ پر کچھ ایسے لوگ سامنے آجاتے ہیں جو تاریخ کا

www.abulhasanalinadwi.org

رُخ موڑ دیتے ہیں اور واقعات کا دھارا بدل دیتے ہیں انکی دلیری ان کی صاف گوئی اور ان کی جانبازی پورے ملک اور قوم کو بچالے جاتی ہے یہی لوگ ملک کے معمار ہوتے ہیں۔ اردو کے کسی پرانے شاعر نے صحیح کہا ہے ؎

اولوالعزمانِ دانشمند جب کرنے پہ آتے ہیں
سمندر پاٹتے ہیں کوہ سے دریا بہاتے ہیں

---

بشکریہ: ماہنامہ تعمیر حیات لکھنؤ۔ ۲۵ر دسمبر ۱۹۹۰ء

## فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

---

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا الْاِیْمَانُ؟ قَالَ اِذَا سَرَّتْکَ حَسَنَتُکَ وَسَاءَتْکَ سَیِّئَتُکَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ۔ (رواہ احمد)

ترجمہ

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جب تم کو اپنے اچھے عمل سے مسرت ہو، اور برے کام سے رنج و قلق ہو، تو تم مومن ہو۔ (مسند احمد)

www.abulhasanalinadwi.org

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت بدلنے کا

# رشوت ستانی ذخیرہ اندوزی

محنت سے فرار ـــــــ عیّاشیوں سے پیار
اپنوں سے نفرت ـــــــ غیروں سے رغبت
دین سے دُوری ـــــــ گناہوں سے قربت
حرام کی تلاش ـــــــ حلال سے غفلت
فرائض سے کوتاہی ـــــــ بدعات سے محبت

**مسلمانوں کا وطیرہ نہیں دنیا پرستوں کی پہچان ہے**

زبان سے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:
"اللہ تعالےٰ تمہاری شکلوں اور جسموں کو نہیں تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔"

صدیقی ٹرسٹ
صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس
۴۵۸ گارڈن ایسٹ نزد سبیلہ چوک کراچی

www.abulhasanalinadwi.org

## اہلِ وطن سے

گھبراہٹ اور مایوسی کی کوئی بات نہیں ہے ملک میں پچھلے دنوں جو فتنہ و فساد پھوٹے تھے، ان کی وجہ مذہبی اختلافات نہیں ہے۔ بلکہ ان کا سبب مذہب سے ناواقفیت ہے۔ میرا دعویٰ ہے کہ اگر مسلمان، سچا مسلمان اور ہندو دھارمک (مذہبی) ہندو بن جائے تو ایک واقعہ بھی رونما نہ ہونے پائے۔

## صحافی حضرات سے

زبان اور قلم کی قوت اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے یہ نعمت جس کو ملی ہے، حق ہے کہ وہ اس کی قدر کرے اور اس قوت کو وہ ان کاموں میں صرف کرے جن سے مخلوقاتِ الٰہی کو فائدہ پہنچے، جن سے سچائی ابھرے اور جھوٹ نیچے ہو جن سے نیکی پروان چڑھے اور بدی پست ہو جن سے اچھائی پھیلے، اور برائی دبے جن سے دیس والوں میں ملاپ ہو۔ انسانی بھائی چارہ اور امن و امان اور شانتی پیدا ہو لڑائی کا چرچا بند کیا جائے۔ لوگوں کے دلوں سے انسانوں سے نفرت کا جذبہ مٹے اور اس کی جگہ برائی سے نفرت اور بروں سے ہمدردی کی جائے اور ان کے ساتھ ہمدردی یہی ہے کہ ان کو برائی کی برائی بتائی اور سمجھائی جائے اور جس طرح بیماروں کو نہیں بلکہ بیماری کو ہم ناپسند کرتے ہیں اور بیماروں سے ہمدردی کرتے ہیں۔ اور ان کی خدمت اور تیمارداری کرتے ہیں۔

مولانا سید سلیمان ندویؒ (مطالعۂ سلیمانی)

www.abulhasanalinadwi.org

# قومیت اور وطنیت

اس دور میں مے اور ہے، جام اور ہے، جم اور
ساقی نے بنا کی روشِ لطف و ستم اور
مسلم نے بھی تعمیر کیا اپنا حرم اور
تہذیب کے آزر نے ترشوائے صنم اور

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے

یہ بت کہ تراشیدۂ تہذیب نوی ہے
غارت گر کاشانۂ دین نبوی ہے
بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے
اسلام ترا دیس ہے تو مصطفوی ہے

نظارۂ دیرینہ زمانے کو دکھا دے
اے مصطفوی خاک میں اس بت کو ملا دے

اقوام جہاں میں ہے رقابت تو اسی سے
تسخیر ہے مقصود تجارت تو اسی سے
خالی ہے صداقت سے سیاست تو اسی سے
کمزور کا گھر ہوتا ہے غارت تو اسی سے

اقوام میں مخلوق خدا بٹتی ہے اس سے
قومیت اسلام کی جڑ کٹتی ہے اس سے

اقبالؒ

القادر پرنٹنگ پریس: 7723748

www.abulhasanalinadwi.org